کلام الامام امام الکلام

رسالہ المسمّٰی

از تصنیفات جناب امام فن مناظرہ المکتا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور

نمونۂ تحریف

جس سے ہر شخص مناظرہ اہل کتاب میں لاثانی و لاجواب تقریر کر سکتا ہے

مطبع نصرت المطابع دہلی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد بندہ محمد ابو المظفر ابن جناب سید محمد علی صاحب مغفور ابن عالیجناب سید فاروق علی صاحب
قدس اللہ سرہ العزیز خدمت ارباب دانش وتمیز مین ملتمس ہے کہ وعظین دنصاریکے مین جو شخص
مناظرہ کی کتب مبسوطہ کو دیکہنے اور انکا مطلب سمجہنے مین قاصر ہو اور حافظہ بہی اسقدر نہو کہ ان
کتابون کی بہت سی باتون کو یاد رکہہ سکے تو اُسے یہہ فقط تین باتین یاد رکہنا کافی ہوگا اور
بحث تحریف مین تمام دُنیا کے پادریون مین سے یقیناً کوئی اُسے جواب نہ دیسکیگا بفضلہ
تعالے پس ان تینو باتون کو تین فصلونمین بیان کرونگا اور ایک خاتمہ ہے اور نام اِس رسالے
کا نمونہ تحریف رکہا خدا اسے اور مجہے قبول فرمائے اور بہتون کے فائدہ کا باعث کرے

فصل اول ثبوت تحریف توریت از توریت

فصل دوم توریت وانجیل سے ایکدوسرے کی تحریف کا ثبوت

فصل سیوم ثبوت تحریف انجیل از انجیل

خاتمہ در بحث تحریف والہام

اگرچہ تحریف کے بہت سے اقسام علمانے لکہے ہین مگر اُنمین سے فقط تین قسم کی تحریف پر اکتفا
کیا گیا یعنے گہٹانا - بڑہانا - بدلنا - اور ان اقسام مین سے ہر قسم مین تین تین نظیرے

لکھی جاینگی ۔

لیکن واضح ہو کہ تحریفات کتب اہل کتاب اسی تعداد و شمار پر منحصر نہین ہین جو اس رسالہ مین مرقوم ہین بلکہ تیس ہزار اور ڈیڑھ لاکھہ تحریفات تک کا پادری فانڈر نے اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۵ع صفحہ ۵۳ مین اقرار کیا ہے (دیکھو نوید جاوید صفحہ ۱۹۸ و ۲۰۱) اور انسائی کلوپیڈیا برٹینکا کی جلد ۱۹ بیان اسکرپچر مین لکھا ہے کہ وسٹیٹن نے ایسی غلطیان دس لاکھہ سے زیادہ گن لی ہین (رقیمۃ الوداد مطبوعہ ۱۳۰۹ ہجری صفحہ ۳۸ و نوید جاوید وغیرہ مین دیکھا چاہئے) مگر اس کتاب مین جو فقط چند نظیرین تحریف کی لکھی ہین اس سے مقصد یہ ہے کہ ہر شخص کو انکا یاد کر لینا ذرا بھی دشوار نہو گا ۔

فصل اول ثبوت تحریف توریت از توریت

(کمی) ۱- اول سلاطین ۴ باب ۳۲ مین ہے اُسنے (یعنے سلیمان ع نے) تین ہزار مثالین کہین اور اُسکے گیت ایکہزار اور پانچ تھے انمین پس ایکہزار اور پانچ گیتون مین سے اب ایکسو ستره آیتین باقی ہین دیکھو غزل الغزلات و نوید جاوید صفحہ ۱۱۱

۲ خروج ۲۴ باب ۷ مین جو عہد نامہ موسیٰ ع کا ذکر ہے یہہ عہد نامہ اب توریت کے مجموعہ مین نظر نہین آتا ۔

۳ گنتی ۲۱ باب ۱۴ مین جو خداوند کے جنگ نامہ کا ذکر ہے ۔ یہہ جنگ نامہ بہی توریت کے مجموعہ مین شامل نہین ہے نوید جاوید صفحہ ۱۴۲

(زیادتی) ۱- استثنا ۳۴ باب مین حال وفات حضرت موسیٰ ع اور اُنکے قبر کا ذکر موجود ہے (نوید جاوید صفحہ ۷۳) پس حضرت موسیٰ کے بعد کسی نے یہ باب توریت مین شامل کیا ہے

۲ حضرت یشوع کی کتاب کا پچھلا باب بہی حضرت یشوع کے تصنیف نہین ہے کیونکہ اُسمین حضرت یسوع کی وفات اور قبر کا ذکر موجود ہے (نوید جاوید صفحہ ۹۶)

۳ پیدایش ۳۶ باب ۳۱ مین ہے بادشاہ جو ملک ادوم پر مسلط ہوئے پیشتر اس سے کہ

بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہوہی نہین اتہی - چونکہ حضرت موسیٰ سے مدت دراز کے
بعد تک بنی اسرائیل مین کوئی بادشاہ نہوتا تہا دیکہو اول صموئیل ۸ باب وغیرہ اور
یہ فقرہ اُسوقت توریت مین بڑہایا گیا ہے جب چند بادشاہ بنی اسرائیل مین ہوچکے تہے

تبدیل ۱ - پیدایش ۱۴ باب ۱۴ مین حضرت لوطؑ کو حضرت ابراہیمؑ کا بہائی لکہا ہے حالانکہ
وہ اُنکے بہتیجے تہے پیدایش ۱۱ باب ۳۱ و ۱۴ باب ۱۲ -

۲ - ۲ تواریخ ۲۱ باب کی ۵ آیت مین تحریر ہے کہ "یہورام ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا
اور اُسنے آٹھہ برس تک یروسلم مین بادشاہت کی" - اور ۲۲ باب کی ۲ آیت مین
لکہا ہے کہ "اخزیاہ اُسکا بیٹا ۴۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور ایک برس اُسنے
یروسلم مین بادشاہت کی"
مگر ۲ سلاطین ۸ باب ۱۶ آیت کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ "یہورام شاہ اسرائیل
یورام بن اخیاب کی سلطنت کے ۵ وین سال ۳۲ برس عمر مین تخت نشین ہوا
اور ۸ برس بادشاہت کی اور اُسکا بیٹا اخزیاہ شاہ اسرائیل یورام کی سلطنت کے ۱۲
تخت پر بیٹھا -

پس سوال یہ ہے کہ کسطرح ہوسکتا ہے کہ باپ تو شاہ اسرائیل کی سلطنت کے
۵ وین سال ۳۲ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور بیٹا صرف ۷ سال بعد یعنے
شاہ اسرائیل کی سلطنت کے ۱۲ وین سال ۴۲ برس کا ہوکر تخت پر بیٹھے اس حساب سے
تو بیٹا باپ سے دو برس بڑا ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہورام کی عمر کل ۴۰ برس کی تہی جبکہ
بیٹا یعنے اخزیاہ ۴۲ برس کا ہوکے تخت نشین ہوا اسپر شاید کوئی صاحب بحوالہ ۲ سلاطین
۸ باب کی ۲۶ آیت کی یہ تحریر فرماوین کہ اخزیاہ ۴۲ برس کا نہین بلکہ ۲۲ برس کا تہا جب
تخت پر بیٹھا اور یہ ممکن ہے کہ یہورام کے [illegible] کا بیٹا [illegible] - مگر ۲ تواریخ ۲۲
باب کی پہلی آیت سے بہی اسکا ہونا نہی غلط ٹہراتی ہے کیونکہ صاف [illegible] لکہا ہے کہ [illegible]

کے انہوں نے اُسکے سب بڑے بیٹون کو قتل کیا تھا اور اخزیاہ جو سب سے چھوٹا تھا یہوداہ
کا بادشاہ ہوا - پس اب دریافت ہونا چاہیئے کہ جب یہ سب سے چھوٹا تھا تو یہورام کی
کتنی عمر مین پیدا ہوا اور اپنے باپ کی کس عمر مین آپ کتنی عمر کا ہو کر تخت نشین ہوا اور یہ
بہی کہ تواریخ مین ۴۲ اور سلاطین مین ۲۲ برس لکہے جانے کی کیا وجہ ہے
۳ - اول تواریخ ۲۱ باب ۱ مین ہے کہ شیطان اسرائیل کے مقابلہ مین اُٹھا اور داؤد
کے دلمین ڈالا کہ بنی اسرائیل کو شمار کرے انتہے اور ۲ سموئیل ۲۴ باب ۱ مین ہے کہ خداوند
کا غصہ بنی اسرائیل پر بھڑکا کہ اُسنے داؤد کے دلمین ڈالا کہ بنی اسرائیل اور بنی یہوداہ
کو گنے انتہے ان دونون آیتون مین شیطان کی جگہہ خداوند یا خداوند کی جگہہ شیطان
کا لفظ بدلا گیا ہے -

فصل دوم توریت و انجیل سے ایک دوسرے کی تحریف کا ثبوت

(دکھی) ۱ - متی ۱ باب ۸ یورام سے عزیاہ پیدا ہوا انتہے -
اول تواریخ ۳ باب ۱۱ و ۱۲ مین ہے یورام اُسکا بیٹا اخزیاہ اُسکا بیٹا یواس اُسکا
بیٹا اسیاہ اُسکا بیٹا عزیاہ انتہے - پس تین نام متی نے مجموعہ توریت سے کم کر دیئے
(تو ید جاوید صفحہ ۱۷۰)
۲ - متی ۱ باب ۱۱ یوسیاہ سے یکونیاہ الخ اول تواریخ ۳ باب ۱۵ و ۱۶ مین یوسیاہ کا
بیٹا یہویقیم اُسکا بیٹا یکونیاہ لکہا ہے متی نے ایک نام مجموعہ توریت سے یہان کم کیا
۳ - گلتیون کے ۵ باب ۲ مین ہے کہ دیکہو مین پلوس تم سے کہتا ہون کہ اگر تم ختنہ
کرواؤ تو مسیح سے تمہین کچہہ فائدہ نہو گا انتہے اور پیدایش ۱۷ باب ۹ و ۱۰ مین ہے
کہ پہر خداوند نے ابیرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے
عہد کو نگاہ رکہین اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
ہے جسے تم یاد رکہو سو یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جائے انتہی -

پس انجیل نے توریت مین کی اتنے بڑے حکم کو منسوخ کیا ہے -

(زیادتی) ۱- متی ۲ باب ۲۳ آیت مین ہے کہ ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تہا جا کر رہا کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا انتہی - کسی نبی کی کتاب مین اسکا ذکر نہین ہے -

۲- ۱ - یہوداہ آیت ۹ مین ہے تب میکائیل نے جو بزرگ فرشتہ ہے شیطان سے تکرار کرکے موسیٰ کی لاش کی بابت بحث کی تب اسنے جرأت نکی کہ لعن طعن کرکے اُسے الزام دے بلکہ کہا کہ خداوند تجہے ملامت کرے انتہی - اسکا ذکر بہی کہین توریت مین نہین ہے -

۳- ۲ طمطاوس ۳ باب ۸ مین ہے جیسا کہ ینّیس اور یمبرس نے موسیٰ کا سامنا کیا الخ یہ بہی کہین مجموعہ توریت مین نہین ہے (نوید جاوید صفحہ ۱۴۵)

(تبدیل) ۱- متی ۲۷ باب ۹ تب وہ جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہوا کہ اُنہون نے وہ تیس روپیہ لئے الخ - یہہ ذکر یرمیاہ مین نہین بلکہ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ مین ہے -

۲ ملاکی ۳ باب ۱ مین ہے دیکہو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا الخ متی ۱۱ باب ۱۰ آیت ہے دیکہو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا انتہی یعنے میری کیجگہہ تیری کا لفظ یہان بدلا گیا ہے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے زبردستی اسے پیشین گوئی بنائین (نوید جاوید صفحہ ۱۳۴)

۳- ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین انتہی - عبرانیون کے ۱۰ باب ۵ مین ہے اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا الخ میرے کان کہولے کیجگہہ فقرہ بدلا گیا کہ میرے لئے ایک تن تیار کیا تاکہ حضرت عیسیٰ کی مصلوبیت ثابت کرین اسکے سوا افحام الخصام مطبوعہ ۱۲۹۲ ہجری کے صفحہ ۹۱ مین بہت سی ایسی نظیرین جو دیکہنا ہون دیکہا چاہئے -

فصل سیوم ثبوت تحریف انجیل از انجیل

(کمی) ۱- کلسیون کے ۴ باب ۱۶ مین ہے جب یہہ خط تم مین پڑہا جاوے تو ایسا کرو کہ لاودقیہ کی کلیسیا مین بہی پڑہا جاے اور لاودقیونکا خط تم بہی پڑہو لتہے۔ پس یہ لاودقیونکا خط مجموعۂ انجیل مین موجود نہین ہے۔

۲- اول قرنتیون کے ۵ باب ۹ مین لکھا ہے کہ مینے خط مین تمکو یہ لکھا کہ تم حرامکارونمین مت ملے رہو انتہے۔ یہہ خط بہی انجیل سے اسلئے غائب کیا گیا کہ حرامکاری سے کنارہ نکرنا پڑے۔

۳- لوقا ۱ باب ۱ و ۳ مین ہے بہتون نے کمر باندہی کہ اُن کامونکو جنپر ہمے حقیقت ہمارے درمیان انجام ہوے بیان کرین- ۳ مین نے بہی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طرح دریافت کرکے تیرے لئے لے بزرگ تہیوفلس لکہون انتہے پس یہ بہتون کی انجیلین بہی جنکا پہلی آیت مین ذکر ہے مجموعۂ انجیل مین موجود نہین ہین اگر کوئی کہے کہ وہ الہام سے نہ لکہی گئین تہین تو لوقا کی انجیل بہی جو جاری تہا اور خود اقرار کرتا ہے کہ اورون سے دریافت کرکے لکہتا ہون باوجود غیر الہامی ہونیکی کیون مجموعۂ انجیل مین شامل کی گئی-

(زیادتی) ۱- ایوحنا ۵ باب ۷ مین ہے تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے باپ اور کلام اور روح القدس انتہے- بیبل اُردو بحروف عربی مطبوعۂ مشن مرزاپور ۱۸۶۹ع مین پادری میتہر صاحب نے اسی آیت کے حاشیہ مین لکھدیا ہے کہ یہہ الفاظ کسی قدیم نسخہ مین نہین پائے جاتے اور یہہ اقرار پادری ڈاکٹر میتہر صاحب کا علاوہ اُن بیشمار علماء نصارےٰ کے ہے جنہون نے اس آیت کے محرف ہونیکا اقرار کیا ہے- (تو بہ جاوید صفحہ ۲۰۴)

۲- اول قرنتیون کے ۱۵ باب ۵ مین پلوس رسول جنہون نے خود کبہی حضرت عیسےٰ کو نہ دیکہا تہا فرماتے مین کہ بارہون کو دکہائی دیا انتہے یعنے حضرت عیسے

بعد مصلوبی کے آسمان پر جانے سے پیشتر بارھون کو دکھائی دیئے حالانکہ اُسوقت
فقط گیارہ حواری تھے اور بارھوان بعد عروج حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تجویز کیا
گیا تھا دیکھو اعمال ۱ باب ۲۶ -

۳- اول قرنتیون کے ۱۵ باب ۶ مین پلوس رسول فرماتے ہین کہ پانسو بھائیون
سے زیادہ تھے جنہین وہ یکبارہ دکھائی دیا الخ حالانکہ سب شاگرد ایکسو بیس کے
قریب تھے (اعمال ۱ باب ۱۵) اور لوقا کے اعمال ۱۳ باب ۳۱ مین ہنین پولوس کا قول اور ۱۰ باب
۴۱ مین پطرس کا قول لکہا ہے کہ سوا گیارہ کے سوا کسی نے ہی حضرت عیسےٰ کو پہر زندہ ہوا نہ دیکہا تہا -

(تبدیل) ۱- لوقا ۲۳ - باب ۲۶ مرقس ۱۵ باب ۲۱ متی ۲۷ باب ۳۲ مین لکھا ہے کہ حضرت
مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکہہ کر لیچلے تہے مگر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین ہے کہ
حضرت عیسےٰ نے آپ اپنی صلیب اُٹھائی تھی الخ یہ تبدیلی اسلئے کی گئی تاکہ حضرت
عیسیٰ کی مصلوبی مین کچھ شبہ باقی نرہے -

۲- متی ۲۷ باب ۴۴ مین ہے کہ دو چور صلیب پر حضرت عیسےٰ کو برا کہتے تھے اور
لوقا ۲۳ باب ۳۹ - ۴۳ مین ہے کہ ایک چور برا کہتا تہا اور دوسرا اچھا یہ تبدیلی اسلئے
کی گئی کہ حضرت عیسےٰ کی مصلوبی کی رواتین بیان کرنیکا موقع ملے ورنہ صلیب پر کہنچے
ہوئے شخص کو اسقدر حواس کہان باقی رہتے ہین کہ صلیب پر قصہ خوانی کرے
اور حضرت عیسےٰ نے اُن چورون کا کیا بگاڑا تہا جو صلیب پر کہنچے ہوئے ہی چورون نے لازم
جانا کہ صلیب پر سے حضرت عیسےٰ کو برا کہین یہہ صریح بناوٹ ہے -

۳- متی ۱۵ - باب ۳۹ مین ایک گانو کا نام مگدلا لکھا ہے اور مرقس ۸ باب ۱۰ میں
اُسی گانو کا نام دلمنوتا لکھا ہے - (نوید جاوید صفحہ ۱۷۳)

خاتمہ در بحث تحریف و الہام

ہشتے نمونہ از علم و ناموس پادری صاحبون کیا علماء رومن کاتھولک اور کیا علمائے پراٹسٹنٹ

نے جو اپنا اپنا عقیدہ توریت و انجیل کی نسبت چہاپکر تمام ہندوستان مین مشتہر کیا ہی اُسے ہم ذیل مین نقل کرتے ہین
تصنیفات علماء رومن کاتہولک مین سے مرات الصدق مؤلفہ پادری بیڈلی صاحب و ترجمہ طامس انگلس صاحب
حسب الارشاد پادری میریا انجلو صاحب کاتہولک مشنری مطبوعہ گوا ۱۸۵۱ع صفحہ ۴۲ مین توریت و انجیل
کی بابت لکہا ہے کہ اب مین کسی پروٹسٹنٹ سے پوچہتا ہون کہ بہلا کیا وہ اپنی نجات کی دلجمعی صرف ایک ایسی کتاب
کے بہروسے پر رکہہ سکتا ہے جسے وہ کلام الٰہی ثابت نہین کر سکتا ایک کتاب جسے وہ سمجہہ نہین سکتا ایک کتاب جسے
جہلا و ضعفا اپنی ہلاکت کے لئے پڑہتے ہین ایک کتاب جسکے حصے اکثر کہوئے گئے ہین ایک کتاب جو ازبس
غلطیون سے بہری گئی اور ناقص کی گئی ہے اور جسمین نجات پانیکی سب چیزین ضروری نہین ہین ایسی
کتاب کیا ایمان کا قاعدہ کامل و مکمل نجات ہو سکتی ہے نہین خدا قادر مطلق کا ہرگز یہ ارادہ نہین ہوا کہ ہر ایک
انسان اپنا اپنا ایمان بطور خود کتاب مقدس سے بناوے تمت کلامہ۔

وپروٹسٹنٹ پادری صاحبون نے جو اپنا عقیدہ توریت و انجیل کی الہام کی بابت چہپواکر تمام ہندوستان مین
مشتہر کیا ہے بعینہ درج ذیل ہے۔

کہ بائبل مین خدا کا کلام ہے لیکن بائبل ساری خدا کا کلام نہین جو لوگ اس خیال کو قبول کرتے ہین وہ
کہتے ہین کہ پاک نوشتون مین الٰہی الہام کا بیان ہے اور انکے مصنف روح القدس سے ملہم ہوئے لیکن انکا الہام
صرف تعلیم تہذیب خصوصاً ایمان کی باتون کے درج کرنے مین تہا وہ ضرور نہین سمجہتے کہ بائبل کا ہر ایک بیان
ہر ایک عبارت اور الفاظ کو الہامی سمجہا جاوے وہ یقین نہین کرتے کہ ہمپر فرض ہے کہ ہم بائبل کے ہر ایک علمی
بیان کو سچا اور صحیح تصور کرین اُنکے خیال کے مطابق ہو سکتا ہی کہ موسیٰ نے علم ہیئت کے بیان مین غلطی کی ہے
استیفان شہید نے اپنی یادداشت کی کمزوری ظاہر کی یا پولس رسول نے علمی غلطی پر اپنی تمثیل کی بنا ڈالی۔ یہہ خیال
الہام کا عیسائی کلیسیا کے بڑے اور مشہور معلمون کے درمیان مروج رہا اور روز بروز کلیسیا مین زیادہ ترقی کر رہا ہے مثلاً
ایراسمس۔ آرسائمیس۔ گروشس۔ لیکلرک اور پیالیف صاحب اُسکو منظور کرتے تہے رومی کلیسیا کے مشہور
معلمون نے بہی اسکو پسند کیا مثلاً پیرن اور ڈاکٹر صاحب ملک جرمنی کے عالم فاضل معلمون نے اسکو اختیار کیا اور
انگلستان کے مشہور دینی معلمون نے بہی جیسا کہ بشپ لوتہ۔ بشپ واربرٹن۔ سار جینٹ مکین۔ پیلی۔ کلارک۔ ڈاڈرج

اصل اشتہار ۱۸۸۱ع صفحہ ۱۱

بلکہ ٹر۔ آرچ بشپ سمنر۔ اور طامس اسکاٹ صاحب عیرہم (از نور افشان لدہیانہ مطبوعہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۱ء
امریکن مشن پریس باہتمام پادری کیلو صاحب نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۸) ہمپر فرض نہین معلوم دیتا کہ ہم پاک نوشتون
کے ہر ایک جلد یا انکو ہر ایک کتاب کو آیت اور لفظ کو الٰہی تاثیر سے لکہا ہوا سمجہین بشپ نامور فاضل لوتہر صاحب
پیدایش کی کتاب کی تفسیر مین یون فرماتے ہین کہ الفاظ (خدا نے کہا) سے یہ ضروری نہ سمجہا جائے کہ خدا کی
طرف سے کوئی بیان معجزہ کے طور پر آیا یا آسمان سے کوئی آواز سنائی دی جیسی بائبل مین بیان ہوا داؤد اور سموئیل
کی نسبت کہ خدا کی روح اُن پر اتری اور وقت بوقت انکو اُبہارنے لگی اول سموئیل کے ۱۶ باب ۱۳ و قاضیون کی کتاب
۱۳ باب کی ۲۵ لیکن اس بیان سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ یہ تاثیر روح القدس کی اُنکی کلام و فعل تک پہونچی تہی
یا انکو بڑے بڑے اور خوفناک گناہون سے بچاتی تہی خداوند یسوع مسیح کے رسول بہی کو سکہائے گئے [illegible]
آگ کیسی باتون سے منع ہوئے اور روح القدس سے بہر گئے لیکن اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ غلطی سے بالکل پاک
ہو گئے بلکہ ہم صاف جانتے ہین کہ وہ کبہی کبہی بے راہ ہو سکتے تہے اور کبہی کبہی ہو بہی گئے اور وہ بہی ایسی معاملون مین
تہی جو کہ روز مرہ کے فرائض کے ساتہ تعلق رکہتے ہین سے آخر تک ہماری مانند انسان تہے جو کہ شک کے بیچ مین اور رائے
اور عمل مین غلطی کر سکتے دیکہو اعمال کے ۱۳ باب کی ۱۵ اور اعمال کے ۱۵ باب کی ۳۶ سے ۳۹ تک گلاتیون کے خط کے
دوسرے باب کی ۱۱۔ جبکہ انہون نے اپنی زندگی مین غلطی کی تب ناممکن نہین ہے کہ اپنی تصنیفات مین بہی غلطی کر گئے
روح القدس کی تاثیر نے انکو زندگی کے خیال و کار مین غلطی سے مستثنا نہین کیا تب ہم کیون سمجہین کہ اس
تاثیر نے انکو پاک نوشتون کے لکہنے مین بالکل غلطی سے مستثنا کیا بائبل مین ایسی کوئی آیت نہین ہے جس سے بلا
تاویل یہ سمجہہ سکین کہ ہم اُسکی ساری تصنیف کو ادنیٰ ادنیٰ امر کی نسبت بہی بالکل الٰہی اور غلطی سے پاک خیال
کرین بائبل کے مصنفون نے بیشک الہام کا دعوےٰ کیا لیکن اگر ہم انکے دعوے پر غور کرین اور زبان کے عام قاعدے
اور علم معانی اور نکتہ گیری اور نکتہ سنجی کے قاعدے سے انکو دیکہین ہمکو بخوبی ثابت ہو گا کہ انکا دعوےٰ اس
قسم کا نہین ہوا کہ وہ اپنے آپکو انسانی کمزوری سے بالکل خالی جانتے تہے انتہیٰ تمت کلامہ (از نور افشان لدہیانہ مطبوعہ
امریکن مشن پریس ۷ اگست ۱۸۸۱ء نمبر ۳۱ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴ باہتمام پادری کیلو صاحب) نصرانی علما
[illegible] مصنفون [illegible] کے تصنیفات کو یہ سمجہنا [illegible]

ہین یہ جو لوگ صحت اناجیل پیش کرتے ہین لیکن یہ بات بیشتر انہین پر ثابت کرنا چاہیے کہ انجیلون
کی بابت ان تصنیفات کلیمنس وغیرہ مین تحریف نہین ہوئی ہے حالانکہ محققین علماء نصاری نے اقرار کیا ہے
کہ متقدمین کی تصنیفات مین بہت سے فقرے الحاق کئے گئے ہین (چیمبرس کی انسائکلوپیڈیا جلد ۵)
اور اگناٹیوس کے خطوط کا جعلی اور محرف ہونا معتبر علمائے نصاری کے اقرار سے ثابت ہے (دیکھو تفسیر لارڈنر جلد
۲ و ڈاکٹر ملی کی کتاب سنا و مطبوعہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۱۱۵ معہ حاشیہ و فاضل ریکس و اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم
میور صاحب مطبوعہ ۱۸۴۸ع صفحہ ۴۴) اور جسٹن شہید جو دوسری صدی کے وسط مین تھا چنانچہ نور افشان
مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۸۸۴ع صفحہ ۲۷ مین باہتمام پادری کیلسو صاحب لکھا ہے کہ جسٹن یونانی النسل
ہے سنہ [illegible] اسکی تولد کا پہلی صدی کا اواخر ہے الخ اسکی تصنیفات مین بعض قول حضرت عیسی کے ایسے
منقول ہین جو اناجیل مروجہ مین نہین پائے جاتے چنانچہ انہین سے ایک قول یہ ہے کہ ہمارے خداوند عیسی مسیح نے فرمایا
کہ مین تمکو جس حال مین پاؤنگا اسی مین تمہارا انصاف کرونگا انتہی اور دوسرا فقرہ یہ ہے کہ جب مسیح بپتسما پانے
کے واسطے یردن مین آیا تو ایک آگ روشن ہو گئی انتہی - یہ باتین کہین ان چارون انجیلون مین نہین ہین
پس اسیطرح اسکی تصنیفات کے اور فقرے بہی جو انجیلی آیتین سمجھی جاتی ہین یہ ضرور نہین ہے کہ انہین
انجیلون سے لکھی گئی ہون اور بشپ پادس نے بہت صراحت سے لکھدیا ہے کہ جسٹن شہید نے ان انجیلون سے نقل
نہین کیا ہے اور کلیمنس اسکندریہ اور ترطولیانوس تو تیسری صدی مین ہوئے ہین (نور افشان مطبوعہ ۲۳
اگست ۱۸۸۴ع صفحہ ۲۷) انسے پیشتر ارینیوس نے جو باقرار پادری فانڈر دوسری صدی مین تھا (میزان الحق
مطبوعہ لدھیانہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۲۴۰) برناباس کی انجیل کا ذکر لکھا ہے اور مصریونکی انجیل کا ذکر کلیمنس
نے لکھا ہے شیر بنانیکا معجزہ طامس کی انجیل اور طفولیت کی انجیل مین ہے اور مریم پر قرعہ ڈالنے کا قصہ
انجیل مریم مین اور مریم کے پاس میوہ آنیکا قصہ اور کھجور کے درخت کا قصہ اور تکلم فی المہد انجیل طفولیت
مین ہے اور کلیمنس اسقف روم کا خط بہی کلیمنس کا لکھا ہوا نہین ہے (دیکھو تواریخ کلیسیا معروف روبن
مطبوعہ [illegible] ۱۸۶۸ع حصہ ۱ صفحہ ۴۷) نور افشان مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۸۸۴ع صفحہ ۲۷ مین پادری
صاحب [illegible] مین کہ اسکے سن وسال تحریر کی بابت سب علما متفق الرای ہین کہ ضرور ۹۶ سنہ ع

لیے پیشتر ترقیم پیدا ہو اتھا۔ اس خط مین یوحنا ۱ باب ۵ ا کا حوالہ سمجہا جاتا ہے حالانکہ اسوقت تک انجیل یوحنا التصنیف ہی نہوئی تہی کیونکہ اُسکا سال تصنیف ۹۰ء ہے - دیکہو مفتاح الکتاب مطبوعہ مشن پریس مرزاپور ۱۸۵۶ء مصنفہ ڈاکٹر پادری رابٹ کلارک اور تہہر صاحب وپادری ڈبلیو کلین صاحب صفحہ ۲۲۱ -

اب اس سے زیادہ اگر کسیکو تحریفات توریت وانجیل سے آگاہی منظور ہو تو نوید جاوید اسکے لیے کافی ہے - اب علما اہل کتاب کو چاہیے کہ اگر قرآن مجید کی صحت مین اُنہین کچہہ شک ہو تو سیطرح اس رسالہ مین توریت سے توریت کی تحریفات اور انجیل سے انجیل کی تحریفات ظاہر کر دیے گئے ہین اسیطرح قرآن مجید سے قرآن مجید کی تحریفات ظاہر کرین اور اگر نکر سکین تو انہین از بس ولیم میور صاحب بہادر کی کتاب تواریخ محمدی جلد اول مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۵ کے حاشیہ کی یہ عبارت پڑہنا چاہیے کہ مسلمانونکا اپنی خاص کتاب کا ہماری کتب مقدسہ کی اختلاف عبارت سے مقابلہ کرنا ایسی چیزونکا باہم مقابلہ کرنا ہے جنکے حالات اور اصلی امور مین کچہہ بہی مناسبت نہین ہے اسلیے اور اگر قرآن مجید سے قرآن مجید کی صحت کا ثبوت درکار ہو تو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ اُنکی ہدایت کے واسطے کافی ہے انجیل کے آخر مین کہٹانے اور بڑہانیوالون کو دہمکایا گیا ہے جسطرح گناہ سے ہر شخصکو منع کیا جاتا ہے مگر سب گناہ کرتے ہین دیکہو مکاشفات ۲۲ باب آخر) مگر قرآن مجید مین تحریف کرنیوالونکو بلکہ بار بار کہا گیا ہے جیسا کہ آیہ مرقومہ بالا سے ظاہر ہے اس وجہ سے اسمین تحریف کسیطرح ممکن نہین ہے اگر اب بہی اسلام کی عظمت اہل کتاب کے دل مین قایم نہو تو افسوس اُنکی محرومی پر ہے اُنہین پادری الش صاحب کا یہ قول یاد کرنا چاہیے کہ اسقوف ٹیلر صاحب نے کہا کہ انگلستان مین ایک بہی فاضل ایسا نہین ہے جو پاک نوشتون کے الہام کا قایل ہو (از قربت آلہی یا تقدیس مومنین باہتمام پادری الش صاحب مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۹۵ مشمولہ مخزن مسیحی مطبوعہ ماہ نومبر ۱۸۶۸ء (از نوید جاوید صفحہ ۱۸۵)

علمائے جہانکو چاہیے کہ ایمان لاکر کامل بادشاہ معمور کردے اور مجہہ بہی لیے بڑے فضل سے ... مغفرت ...